السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے ایک دوست کی والدہ کی قبر کسی بدبخت نے تین فٹ گہرائی تک ٹریکٹر سے جان بوجھ کر کھود دی ہے اور اسطرح ہل چلایا ہے کہ اوپر کی مٹی نیچے اونیچے کی اوپر آگئی ہے۔ ہمارا دل چاہتا ہے کہ اسے فوراً موت کے گھاٹ اُتار دیں۔ براہ کرم رہنمائی فرمائیں تاکہ ہم شرعی لحاظ سے اسے کس حد تک سزا دے سکتے ہیں۔ قتل کر سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بلاشبہ شریعت اسلامیہ میں اکرام مسلم کو بڑی اہمیت حاصل ہے خواہ وہ زندہ ہو یا مردہ عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک قبر پر ٹیک لگائے ہوئے دیکھا تو فرمایا اس: ''اس قبر والے کو ایذا نہ دے۔'' الحاکم (٣/٥٩١) مجمع الزوائد (٣/٦١) مرعاة المفاتیح (٥/٤٥٧) المشکاة ١٧٢١) للبانی وقال: لم اجدہ فی المسند بل اجزم انہ لیس فیہ بل ان عمرو بن حزم لیس لہ فی مسند احمد مطلقاً وقال; فیہ ابن لہیعة وہو ضعیف

اور دوسری روایت میں ہے:

میت کی ہڈی توڑنا زندہ کی ہڈی توڑنے کی طرح ہے۔'' (المشکواة البکاء علی المیت) اور صحیح مسلم میں ابو مرثد غنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً ہے''

«لا تجلسوا علی القبور ولا تصلوا الیہا او علیہا»

''یعنی قبروں پر مت بیٹھو اور نہ ان کی طرف اور نہ ان کے اوپر نماز پڑھو۔''

ان نصوص سے معلوم ہوا کہ ایک مسلمان کی عزت واحترام ہر حالت میں واجب ہے اس کی اہانت کرنے والے کے ساتھ وہی کچھ ہونا چاہیے جس کے وہ لائق ہے۔ حکومت کا فرض ہے کہ اس کے لئے مناسب طریقہ سزا و تادیب تجویز کرے جس سے عام لوگوں کو عبرت ہو تاکہ آئندہ فعل شنیع کا اعادہ نہ ہونے پائے۔ لیکن اس کے بدلے میں کسی کو موت کے گھاٹ اُتارنا بہر صورت ناجائز ہے۔

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص732

محدث فتویٰ